Fikr-o-Nasar (Islamabad) 6:5 (1968)

اخبار

ایک نومسلم جاپانی پروفیسر ادارہ میں

"میری پیدائش جاپان کے ایک بدھ گھرانے میں ہوئی۔ لیکن بچپن سے ہی بدھ مت میں میرے لئے کوئی دلچسپی کا سامان موجود نہ تھا۔ اور نہ اس کے طریقہ عبادت اور دوسری رسوم کے ساتھ مجھے کوئی زیادہ لگاؤ تھا۔ شعور کی عمر کو پہنچنے تک عیسائیت کا مجھ پر بڑا گہرا اثر تھا۔ اور جاپان میں عیسائیت کی اشاعت و تبلیغ کے لئے کام کرنے والے عیسائی مشن اپنی پوری کوششوں کے ساتھ مجھے عیسائیت قبول کرنے کی طرف مائل کرنے میں مصروف تھے۔ اور میرے کالج کے زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب میں عیسائیت قبول کرنے کی طرف تقریباً آمادہ ہو چکا تھا۔ اسی دوران ایک ایسے مذہب کی وہ کتاب میرے ہاتھ لگی جس پر اس مذہب کی بنیاد ہے۔ اور جس مذہب کی تبلیغ واشاعت کے لئے ہمارے ملک میں کوئی انتظام بھی نہیں۔ وہ کتاب قرآن تھی، جس کا انگریزی ترجمہ میرے ہاتھ لگ گیا۔ میں نے اسے شروع سے آخر تک بار بار پڑھا، اس کی بنیادی تعلیمات اور عالمگیر اصولوں پر غور کیا، چنانچہ اس کتاب پر گہرے غور و خوض کے نتیجے میں وہ چیز حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا، جو نہ مجھے میرے آبائی مذہب بدھ مت میں مل سکی تھی اور نہ عیسائیت ہی میں مجھے اس کا سراغ مل سکا تھا۔ چنانچہ اس حقیقت کے منکشف ہوتے ہی میں نے اسلام قبول کر لیا۔"

یہ بیان ایک جاپانی پروفیسر کا ہے، جو ۱۹ ستمبر ۱۹۶۸ء کو ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی میں تشریف لائے۔ آپ کا ابتدائی نام TOSHIO KURODA ہے، اور آپ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا نام ہشام رکھا ہے۔ آپ جاپان کے مشہور شہر ٹوکیو کی KEIO یونیورسٹی میں انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل سٹڈیز میں پروفیسر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اور آج کل مسلم ممالک کے دورے پر ہیں۔ پاکستان میں تشریف لانے سے پہلے آپ شمالی افریقہ اور دوسرے عرب مسلم ممالک کی سیاحت کر چکے ہیں۔

پروفیسر ہشام نے اپنے دینی تجربات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بدھ مت سے وہ اس لئے مطمئن نہ ہو سکے کہ